قاھرہ کے انتخابی حلقوں سے کامیاب ہوئے۔ مصری پارلیمنٹ میں ان کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن آواز کے پیچھے کردار کی طاقت ایسی زبردست ہے کہ یہ نحیف و نزار آواز بھی دلوں میں گھبتی جا رہی ہے۔ مصر کی بڑی بڑی پیشہ ورانہ تنظیموں پر بذریعہ انتخاب اخوان کو برتری حاصل ہے۔ انجینئرز یونین' میڈیکل یونین' فارمسٹ یونین' لائرز یونین اور دیگر مختلف یونینوں میں غالب اکثریت سے اخوان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ کامیابی نارمل فضا میں نہیں ہوئی' بلکہ ریاستی اداروں کی طرف سے اخوان کو پیچھے دھکیلنے کے تمام جائز و ناجائز حربے اختیار کیے گئے' بایں ہمہ اخوان عوام کی تائید حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اگر اخوان المسلمون کو مصر میں دستوری اور قانونی راستوں سے کام کرنے کا موقع دیا جاتا تو یقیناً وہاں جو بھی تبدیلی ہوتی پرامن ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ مصری حکومت جو یہودیوں کو تو ہر طرح کے مواقع فراہم کرتی ہے' اسرائیلی وفود کا استقبال کرتی ہے' قبطیوں (مصر کے عیسائیوں) کو مکمل آزادی دیتی ہے' کیمپ ڈیوڈ کے بعد "مصر و اسرائیل" دوستی کے اوارے قائم کرتی ہے مگر اخوان کے بزرگ و دانش مند رہنماؤں کو عوام سے رابطہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ایک ملحانہ جاری کرنے کا ڈیکلریشن مسترد کر دیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مصر کی نوجوان نسل شدید ردِ عمل کا شکار ہو رہی ہے' اور وہ بقول سعدی' تنگ آمد بجنگ آمد کا منظر پیش کر رہی ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے کہ مصر میں بہت جلد "عوامی بغاوت" بھڑک اٹھے گی۔ امریکہ اگرچہ "بنیاد پرستی" کو ایک لحہ برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے' اور مصر کی نوجوان نسل کے ایک گروہ کا رہنما عمر عبدالرحمٰن خود امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم کے دھماکے میں موردِ الزام بنا ہوا ہے' مگر عوامی طیش کے سامنے امریکہ کیا بند باندھ سکے گا۔

اردن میں

اخوان المسلمون کو اگر اپنے نام سے کہیں اجازت ہے تو وہ اردن ہے۔ ایک مدت تک تو وہ دعوتی' تربیتی اور رفاہی کام کرتے رہے' اور مصر و شام میں اخوان کے خون آشام حادثات کو دیکھ کر اپنے وجود کے تحفظ میں لگے رہے۔ رفاہی کاموں میں ان کا عمان میں ایک عظیم الشان اسپتال ہے جو پورے شرقِ اوسط میں غیر سرکاری اسپتالوں میں درجہ اوّل کا مکمل اسپتال سمجھا جاتا ہے۔ اور زرقا میں کلیة المجتمع کے نام سے ایک کالج لڑکوں کے لیے اور اسی نام سے ایک کالج لڑکیوں کے لیے قائم ہے۔ لڑکیوں کے کالج میں اردن کے علاوہ خلیجی ممالک کی لڑکیاں بھی زیرِ